

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# غیر مقلدین کے عقائد

از قلم

مولانا محمد انصاری باجوہ مدظلہ

شعبہ تحقیق و تصنیف

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ راولپنڈی

اتحاد اہل سنت والجماعۃ پاکستان



## تقریظ

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی ابوسلمان صاحب دامت برکاتہم

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ تعالیٰ نے دنیا آباد کی اور لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا مصلح اور ہادی آتے رہے حتیٰ کہ داعی اعظم محمد ﷺ تشریف لائے انہوں نے دین کی محنت فرما کر انتقال فرمایا ان کے انتقال کے بعد جب صحابہ رضی اللہ عنہم سے مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ قرآن اور پھر سنت سے جواب دیتے تھے اور جب ان میں مسئلہ نہ پاتے تو اجتہاد کرتے جیسا کہ ابوداؤد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ والی روایت اس پر شاہد و عدل ہے۔ حدیث:- کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنة رسول اللہ ﷺ قال فان لم تجد فی سنة رسول اللہ ولا فی کتاب اللہ قال اجتهد برائی ولا آلو فضر ب رسول اللہ ﷺ صدرہ فقال الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله لما یرضی رسول الله ﷺ

(ابوداؤد جلد دوم ص ۱۵۰ باب اجتہاد الراى فی القضاء)

ترجمہ:- اے معاذ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ اور مقدمہ پیش ہو تو کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ تو آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم اس معاملہ کا حل کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ آپ نے فرمایا اگر ان دونوں میں اس معاملہ کا حل نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اس پر آپ نے فرمایا سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول ﷺ کے رسول کو اس بات کی توفیق دی کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اسی کو پسند کرتا ہے۔

۱۔ یہ روایت مسند احمد، ابن عدی، طبرانی، بیہقی، تلخیص الحیمر اور صحاح ستہ کی دو کتب ابوداؤد اور ترمذی

میں موجود ہے۔

۲۔ خطیب بغدادیؒ نے اس کو متصل عبادہ بن نسی سے اور انہوں نے عبدالرحمن بن غنم اور انہوں نے معاویہ سے روایت کیا ہے اور راویوں کے قوی اور ثقہ ہونے کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

۳۔ ابن القیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ جب گروہ کے گروہوں نے اس کو روایت کیا (اور تمام فقہاء نے اس سے دلیل پکڑی) تو اس کی صحت اور مشہور روایت ہونے میں شبہ نہیں ہے (۱-۷۳)

۴۔ امام الحرمین نے اس روایت کی توثیق کی ہے ”کمانی العمدہ“

۵۔ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ معاویہ کے ساتھی تو علم و عمل کے اعتبار سے معروف ہیں لہذا ان کی جہالت مضرب نہیں ہے (۱-۷۳)

۶۔ حارث بن عمرو مجہول نہیں بلکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب میں اس کے بارے میں ابن عدی سے نقل کیا ہے کہ یہ راوی اس روایت سے معروف ہے اور ابن حبانؒ نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے (ج ۲-ص ۱۵۲) یہی وجہ ہے کہ اجتہاد میں اختلاف ہوتا ہے تو صحابہ کے اجتہادی مسائل میں بھی آپس میں اختلاف ہے۔ جن کیلئے ابو داؤد اور ترمذی کا مطالعہ بہتر ہے۔ صحاح اور باقی احادیث کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے سترہ ہزار فتاویٰ موجود ہیں جو انہوں نے دیئے ہیں اکثر کے ساتھ قرآن و سنت کی دلیل نہیں ہے اور ایسے مفتی صحابہ ایک سو انچاس ہیں (حجۃ اللہ البالغہ۔ اعلام الموقعین) اور باقی دیگر صحابہ اور تابعین ان ہی کے فتاویٰ پر چلتے تھے اور یہ ہی تقلید ہے۔ ائمہ اربعہؒ نے اجتہاد کے اصول و فروع مدون فرمائے قرآن و سنت کو دیکھا اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ کے اقوال کو لیکر فقہ کے اصول و ضوابط مدون کیے ہیں اور ہم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں صرف دو مسائل میں جہاں ظاہری اور فرووی اختلاف ہے۔ مثلاً

نمبر ۱:- جیسے رفع یدین ہے یا نہیں۔ آمین اونچی یا آہستہ آواز سے، خون سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اب یہاں دونوں طرف روایات ہیں۔ (ابوداؤد اور ترمذی کے ابواب دیکھیں)

اب یہاں پر ہم ایک امام کی ترجیح کی طرف چلے جاتے ہیں دو کی تو مان نہیں سکتے خون سے وضو کریں یا نہ کریں۔ نمبر ۲:- جو مسائل قرآن و حدیث میں صراحۃً نہیں ہیں۔ جیسے ۱۰۰ بھینسوں میں کتنی زکوٰۃ ہے



کیا شیر بہر حرام ہے۔ نماز میں کتنے فرائض واجبات ہیں۔ (اسکی واضح صراحت نہیں ہے)

اب ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں کہ ہمارے غیر مقلد حضرات تقریروں اور تحریروں میں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث کو مانو اور باقی چیزوں کو چھوڑ لیکن جب مناظرہ ہوتا ہے یا ان پر سوالات کیے جاتے ہیں تو پھر یہ اجماع اور قیاس کو بھی مان جاتے ہیں تو آج کل یہ حضرات فرماتے ہیں کہ خفیوں دیوبندیوں کے عقائد ٹھیک نہیں۔ حضرت مولانا محمد امین صفدر اڈکڑویؒ آج سے پندرہ بیس سال پہلے فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں یہ آمین اور رفع یدین والے مسائل پر ہار جائیں گے تو پھر یہ کہیں گے۔ کہ آپ کے عقائد ٹھیک نہیں۔ غیر مقلد حضرات اور عوام الناس سے التماس ہے کہ ہماری عقائد کی کتابوں میں کوئی کوتاہی نہیں دکھا سکتے ہمارے اکابر کی جو اصلاحی کتابیں ہیں ان سے عبارات نقل کرتے ہیں اور عنوان باندھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔ اگرچہ وہ کشف وکرامات شطیحات ہوتے ہیں۔ شطح اسکو کہتے ہیں کہ وہ بات شدت محبت سے نکلے اگرچہ ظاہر اقرآن وسنت کے خلاف ہو اس میں کسی بزرگ کی اتباع جائز نہیں۔ اس کی مثال جیسے حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ کہ کسی آدمی سے جنگل میں سواری مع اسباب گم ہو جائے اور آدمی مرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لے اور وہ اچانک مل جائے تو آدمی فرط محبت میں کہے۔ اے اللہ! میں تیرا رب ہوں تو میرا بندہ۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۵۵)

غیر مقلد حضرات کہتے ہیں کہ ہم مقلدوں کے ساتھ عقیدے پر بات کرتے ہیں کیونکہ ان کے عقیدے ٹھیک نہیں۔ ہم ان پر سوال کر کے کہتے ہیں۔ کہ عقیدے کی تفصیل بتاؤ قرآن وحدیث کے اعتبار سے اور شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں ہیں عقائد، عبادات، کاروبار، اخلاق اور سیاست و خلافت۔ آپ کے نزدیک شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ بات قرآن وحدیث سے کریں۔ ایک تو آپ کی مصیبت یہ ہے کہ ہماری تقلید کی تمام باتوں پر آپ دن رات چلتے رہتے ہیں اور آپکو پتہ نہیں۔ مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کو تو فرض کہتے ہیں لیکن نماز کے اور فرائض نہیں بنا سکتے؟ سجدہ سہو کا کہنے ہیں لیکن مقامات نہیں بنا سکتے کہ کتنی جگہ پر سجدہ سہو کرنا ہے رفع یدین کو سنت کہتے ہیں لیکن نماز میں اور سنتیں نہیں بنا سکتے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ نماز میں ۱۳ فرائض، ۱۳ واجبات، ۱۸ مفسدات، ۲۲ سنتیں اور ۵۴ مستحبات ہیں۔ تم نے صرف

یہ نعرہ لگانا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ فرض ہے لیکن جب ہم دوسرے فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ یا تو جواب دیتے ہیں کہ ہم فرض کو مانتے ہی نہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر تم فرض کو مانتے نہیں تو سورۃ فاتحہ کو فرض کیوں کہتے جب ہم تم سے دیگر فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ہی نہیں۔ تم نے لوگوں کو پورا تو دین نہیں سمجھایا اور کبھی کہتے ہو کہ حضور ﷺ کی طرح نماز پڑھو جس طرح حضور ﷺ نے پڑھی ہے تو عام آدمی سمجھ جاتا ہے کہ آپ کا سمجھانا ناقص ہے کامل نہیں۔

اور جب آپ نے ہمارے بارے میں یہ کہا کہ ان کے عقائد ٹھیک نہیں تو ہم نے بھی آپ کے سامنے آپکا آئینہ پیش کر دیا کہ آپ کے عقائد کتنے خراب ہیں؟ فہما جو ابکم لہو جو ابنا۔ وان تعودوا نعد لیکن اس سے پہلے ایک اہم اعلان

نمبر ۱:- کہ آپ اگر مثلاً کہیں کہ یہ ہمارے علماء نہیں جبکہ آپ کے بڑے بڑے علماء نے تو ان کی تعریف کی ہے۔  
نمبر ۲:- وحید الزمان صاحب کا ترجمہ ہر غیر مقلد کے گھر میں موجود ہے اب تمام غیر مقلدین حضرات سے گزارش ہے کہ آپ کے دس بڑے بڑے علماء کے دستخطوں کے ساتھ یہ بات منظر عام پر آجائے رسائل میں بھی اور غزوہ اخبار میں بھی کہ نواب صدیق حسن خان اور وحید الزمان صاحب ہمارے علماء نہیں۔ ان کی کتابیں پڑھنا حرام ہے اور اسی طرح کے اپنے اور غیر مستند علماء کی بھی فہرست پیش کریں آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔  
اب آپ کے عقائد کا یہ ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔



## تقریظ

خطیب اہلسنت والجماعت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد شفیق الرحمن صاحب دامت برکاتہم

نائب امیر اتحاد اہلسنت والجماعت پنجاب

مدرس دارالعلوم فاروقیہ، دھیمال کمپ، راولپنڈی

خطیب مرکزی جامع مسجد صدیق اکبرؒ گرجاروڈ، راولپنڈی

”آنحضرت ﷺ کا فرمان جسکا مفہوم یہ ہے کہ قرب قیامت میں فتنے اتنی شدت کے ساتھ آئیں گے جیسا کہ تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے دانے گرا کرتے ہیں گویا یہ کیفیت ہوگی کہ انسان صبح مسلمان ہوگا شام کو کافر شام مسلمان ہوگا صبح کافر۔ اگر ان فرمان مبارکہ پر ہم غور کریں تو اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یقیناً ایسے ہی زمانے میں ہم جی رہے ہیں۔ ہر آئے دن نئے نئے فتنے گلی کوچوں میں برساتی مینڈکوں کی طرح نکل کر دعوت گمراہی دیتے اور مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کو خراب کرنے کے درپے نظر آتے ہیں۔ اور اس پرستم یہ کہ بغل میں چھری اور منہ سے رام رام کا مصداق یہ طہرین اپنے گمراہ کن نظریات و عقائد کو قرآن و حدیث کے بارے میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ آسانی سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاسکے۔

انہیں گمراہ فتنوں میں سے انگریز کا لگایا ہوا ایک خود ساختہ پودا فتنہ غیر مقلدین (نام نہاد احمدیہ) نامی فرقہ بھی ہے جو ”لباس خضریٰ میں راہزن“ کا کردار ادا کرتے ہوئے امت کو سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین سے بدظن اور اکابرین و اساطین ملت کی تکفیر کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ تاکہ امت کے اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کر کے انگریز کی سازشوں کو پروان چڑھا سکے آئے دن علمائے حقہ پر کچھڑا اچھالنا اور ان فرشتہ صفت شخصیات پر کفر کے فتوے لگانا ان مدعیان قرآن و حدیث کا وطیرہ بن چکا ہے۔ مگر ان کا اصل روپ اور چہرہ کیا ہے۔۔۔؟ اور اس طبقے کے اپنے گمراہ کن نظریات و عقائد کیا ہیں؟ فاضل مؤلف، مناظر اسلام مولانا محمد انصربا جوہ حفظہ اللہ نے زیر نظر رسالہ میں نہایت اختصار کیساتھ اور جامع انداز میں ان کو رجسٹروں کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ

اتنی نہ بڑھاپا کئی داماں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

دعا ہے کہ اس کاوش کو ذات باری مسلمانوں کے لیے نافع اور گمراہوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

## ابتدائیہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول  
النبي الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد .

برادران اہلسنت والجماعت! یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ غیر مقلدین کا ظہور برصغیر میں انگریز دور کی ایک یادگار ہے۔ اس سے قبل اسلامی بارہ صدیوں میں پوری دنیا میں کہیں بھی اس فرقے کا نام و نشان نہیں پایا جاتا تھا۔ جس کا ثبوت اصل کتابوں کے حوالہ سے آخر میں بغیر تبصرہ کے نوٹ دے دیا ہے۔ قارئین خود غور فرمائیں۔ چنانچہ ہمارے بار بار مطالبہ پر کہ اپنی تاریخ ثابت کرو ان بیچاروں پر مرگ کی سی کیفیت طاری ہے۔ اور یہ لوگ زہر کا پیالہ تو پی لیں گے لیکن اپنی تاریخ ثابت کرنے کیلئے میدان میں نہیں آئیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے ظہور پذیر ہونے کے بعد ابتداء تو اہلسنت والجماعت سے رفع الیدین، قراءت خلف الامام، آمین، ٹانگیں چوڑی کرنا وغیرہ مسائل میں اختلاف کیا جس کا الحمد للہ احناف نے مثبت انداز سے بھرپور جواب دیا۔

لیکن ابھی چند سالوں سے یہ لوگ ان مسائل پر مسلسل ذلت امیز شکستوں کے بعد اہلسنت والجماعت کے کشف اور کرامات کے واقعات کو عقائد کا نام دے کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ علماء دیوبند کے یہ عقائد ہیں۔ جس کا واضح ثبوت مشہور غیر مقلد مسٹر طالب الرحمن کی کتاب دیوبندیت تاریخ و عقائد اور آئیے عقیدہ سیکھے وغیرہ ہیں۔ اس لیے ہم نے بطور نمونہ کے غیر مقلدین کے چند عقائد اور کشف و کرامات حتی الوسع انکی اصل کتب کے عکس کے ساتھ لکھی ہیں تاکہ کسی غیر مقلد کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاء اللہ مزید بھی لکھیں گے۔ محمد انصر باجوہ



- ۱۔ علی مسئلۃ الاستواء کا بھی ذکر کیا ہے۔ (ہدایۃ المستفید ج ۱ ص ۹۴ مطبوعہ انصار السنۃ الحمد یہ لاہور)
- ۲۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا ابراہیم میرسیا لکوٹی صاحب لکھتے ہیں شیخ شیخ حضور پر نور نواب صدیق حسن خان صاحب (تاریخ الہدیث ص ۴۳۲ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)
- اور مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں ولہ تعالیٰ وجہ وعین وید و کف وقبضۃ واصابع و ساعد و ذراع و صدر و جنب و حق و قدم و رجل و ساق و کنف و کما تلیق بذاتہ المقدسة۔ (ہدیۃ الہدی ص ۹ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)
- ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور آنکھ اور ہاتھ اور ہتھیلی اور مٹھی اور انگلیاں اور کلائی اور بازو اور سینہ اور پہلو اور کمر اور پاؤں اور ٹانگ اور پنڈلی اور سایہ اس کی شان کے مطابق یہ سب چیزیں ہیں۔
- نوٹ:- اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ تمام عقائد مجسمہ اور مشبہ جیسے گمراہ فرقوں کے تھے لیکن اب وہی فرقے ایک نئے نام الہدیث کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے ہیں۔



(اللہ تعالیٰ ہر شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے)

**عقیدہ نمبر ۲:**

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

و يظهر في اى صورة شاء.

اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷۹)

یعنی جس طرح عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ عسیٰ علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہوا اور ہندو کہتے ہیں کہ خنزیر اور کرشن اور رام چندر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ سامری کہتا تھا کہ چمڑے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ غیر مقلدین کے نزدیک یہ سب عقیدے درست ہوئے۔

نوٹ: مذکورہ عقیدہ غیر مقلدین کی ریڑھ کی ہڈی اور ان کے مذہب کے علامہ صاحب کا ہے جس کا ترمذی کے علاوہ صحاح ستہ اور موطا مالک وغیرہ کا ترجمہ ہر نام نہاد اہلحدیث بھائی کے گھر میں ہوتا ہے اور ان کی علمی خدمات کو جماعت اہل حدیث کی ترقی کا ذریعہ خود غیر مقلدین نے اپنی کتابوں میں تسلیم کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات مصنف مولانا محمد مستقیم سلفی بنارس

۲۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات مصنف مولانا ابوبکی امام خان نوشہروی۔

۳۔ حال ہی میں اکتوبر ۲۰۰۳ء میں شائع ہونے والی کتاب ۴۰ علماء اہل حدیث مصنف

عبدالرشید عراقی میں دسویں نمبر پر وحید الزمان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی تمام کتب نزل الابرار اور ہدیۃ المہدی وغیرہ بھی ذکر کی ہیں۔

۴۔ پیر بدیع الدین شاہ راشدی نے ہدیۃ المستفید ص ۹۵ ج ۱ پر بھی وحید الزمان کو عالم باعمل فقیہ

وقت محبت السنۃ لکھ کر ان کی ایک عقیدہ کی کتاب کا ذکر بھی کیا ہے اور چودھویں صدی کے غیر مقلد علماء کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبدالرحمن فریوادی صاحب لکھتے ہیں: آپ (وحید الزمان) ہندوستان کے چوٹی کے علماء اور میاں نذیر حسین کے مشہور تلامذہ میں سے تھے۔ آپ کی پوری زندگی سنت نبویہ کی اشاعت میں کام آئی۔ (جمود مخلصہ ص ۱۴۰ بحوالہ کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ ص ۲۰۰)

نیز اسی کتاب ہدیۃ المہدی کے پہلے صفحہ پر وحید الزمان صاحب نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں کتاب و سنت کے دلائل ہیں جو کہ اہل حدیث کے عقائد پر مشتمل ہیں اور صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب کا نام ہدیۃ المہدی اس لئے رکھا ہے تاکہ امام مہدی کیلئے یہ ہدیہ ہو۔



**عقیدہ نمبر ۳:** مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اللہ کی صفت ہے (معاذ اللہ)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

ومن الصفات الفعلية الحادثة .... الاستهزاء و السخرية

و المکر و الخداع و الکید۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ حادثہ میں سے مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اور مکر کرنا اور دھوکہ دینا، داؤ لگانا ہیں۔ نعوذ باللہ ایسی گھٹیا چیزوں کو اللہ کی صفات قرار دیا ہے اور یہ عقیدہ غیر مقلدین کے اسی بزرگ کا ہے جس کا تعارف عقیدہ نمبر ۲ میں گزر چکا ہے۔

**عقیدہ نمبر ۴:-** (نبی ﷺ کی سب باتیں اور سب کام اچھے نہیں) (معاذ اللہ)

مشہور غیر مقلد ابو عبد اللہ قصوری صاحب لکھتے ہیں:

سب افعال اور اقوال آنحضرت ﷺ کے شرعی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔

(تحقیق الکلام فی مسئلہ البیعة والاہام ص ۴۴، ۴۵ مصنفہ ابو عبد اللہ قصوری عرف غلام علی، مطبوعہ ریاض ہند)  
پس امر تر بحوالہ غیر مقلدین کے متعلق عرب و عجم کے فتوے





**عقیدہ نمبر ۵:-** (نبی ﷺ کے رائے کوئی معتبر نہیں) نحوذبا اللہ تعالیٰ

غیر مقلدین کے مشہور عالم محمد جونا گڑھی صاحب لکھتے ہیں:

سینے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے، قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود نبی ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور) آگے لکھتے ہیں: تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے ایک امتی کی رائے کو اصل اور حجت سمجھنے لگیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷)

نوٹ:- یہ محمد جونا گڑھی صاحب وہ شخص ہیں جن کے ترجمہ کو غیر مقلدین نما سجدہ ترجمے کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔

۵۷ ————— طریق محمدی

یہ طرح لکھے ہوئے نہ ہیں کہ جس طرح آج تک تھے۔ دوستا آخر ان سے مسئلہ پڑتا ہے خوب سوچ سمجھ کر ان کتابوں اور اس عقیدہ کو پھوڑا ہے سے زیادہ دشمن آپ کو فائدہ کی بجائے نقصان دے گا۔ لیکن ان کتابوں اور اس عقیدے کے پیچھے دہنے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم برداری لازم آتی ہے؟ برا خیالہ اگر اس بیان میں نہیں تو اس بیان میں ضرور جھگڑتا پڑے گا۔ وکیف احاف ما لکم لکم ولا نحالون لکم لکم لکم بالکمہ عالم بنزل بہ علیکم سلطانا فای لکم یقین احق بالا ص ۱۱ لکم تعلیمون۔

مقصود یہ ہے کہ برائی اور بدی کرنے والے خود تو اس میں اور دوسرے جو اس فعل سے بدی اور ہزار ہیں ادھر اس کے کئے سننے؟ حق تو یہ ہے کہ اسے لڑنا چاہیے جو کلمہ ہے نہ اسے جو ہے۔

اللہ ہمیں اپنی غفرانی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت سے نجات دے اور ایک توفیق دے اور جمل کلمہ کے ساتھ خبر کو تزاری دے۔

اللہ دے اتر ایسا مری چٹائی دل میں  
چلے آئیں کچھ مقام کر وہ میری محفل میں

اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے

سنیے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود نبی ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور)



**عقیدہ نمبر ۶:-** (انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلد عالم حسین خان صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔

(رد تھلید بکتاب المجید ص ۱۳ مؤلفہ مولانا حسین خان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی بحوالہ جامع الشواہد ص ۱۳)

اس کا عکس ص ۵۱، ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب پر مولوی نذیر حسین دہلوی اور جناب شریف حسین دہلوی وغیرہ اکابر غیر مقلدین کی مہریں اور دستخط بھی ہیں۔

**عقیدہ نمبر ۷:-** (بارہ امام اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معصوم ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم مثلاً محسن ٹھٹھوی سندھی صاحب لکھتے ہیں:

بارہ امام اور حضرت فاطمہ الزہرا معصوم ہیں۔ یعنی ان سے خطا کا ہونا محال ہے

نیز عصمت آنحضرت ﷺ کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقل سے

ثابت ہے۔ (دراسات ملیت ص ۲۲۹، ۲۳۹ مطبوعہ لاہور)



**عقیدہ نصیر ۸:-** (غیر مقلدین کے انبیاء میں رام چند اور کچھن بھی ہیں)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں:

ولهذا ما ينبغي لنا ان نجحد نبوة الانبياء الآخرين الذين  
لم يزكهم الله سبحانه في كتابه وعرفه بالتواتر بين قوم  
ولو كفار انهم كانوا انبياء صلحاء كرام جند و لجهنم و  
كشن جي بين الهند و زراشت بين الفرس و كنفسوس  
و يدها بين اهل الصين و جاپان ، و سقراط و فيثا غورس  
بين اهل اليونان بل يجب علينا ان نقول آما بجميع  
انبيائه و رسله لا نفرق بين احد منهم و نحن له مسلمون۔

(حدیۃ المہدی ص ۸۵ ج ۱ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)





**عقیدہ نمبر ۹:-** (نبی اور ولی یک وقت زمین و آسمان کی تمام باتیں سن سکتا ہے)

حیدر زمان صاحب لکھتے ہیں:

اما لو ظہر احد بان سماع النبی او سماع علی او سماع  
احد من الاولیاء اوسع من سماع عامة الناس بحيث يشمل  
سائر اقطار الاقليم او سائر اقطار الارض فهذا لا یکون شرکا.

(ہدیۃ المہدی ص ۲۵)

ترجمہ:- اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ یا حضرت علیؑ یا کوئی اور اولیاء اللہ میں سے عام لوگوں سے زیادہ سن سکتا ہے حتیٰ کہ تمام دنیا اور زمین کے کناروں دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں تو یہ شرک نہیں۔

۲۵

فی شہادۃ الاسلام علی النبی بدلا من ایمان النبی فاحتزوا عن لفظ  
النباۃ وحق النباۃ ان من اعتقد النبی او علی او اباہما وسمع  
فی کل عین وسمع کل مکالمات وسمع حاضری کل مکالمات  
لاجل کشف الظور وانشاف الوسیع لہ فی اوغفار الان فیہ مشاہد  
من ماسی لا یقدر یصلہ الا اللہ ثم و اعتقد المہدی درون علی هذا  
الایہ و استقل لا یدری فانیۃ او من مہدیۃ مرادہ و بشر کہ  
اللہ و جعل کلام غیاۃ لہ ذکر اشیر عیون و ثواب و الاجر علیہ  
جملہ و خفیۃ و الحیۃ و تبارک کلام و کلام و کلام و کلام  
سقط و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام  
فی شہادۃ الاسلام علی النبی بدلا من ایمان النبی فاحتزوا عن لفظ  
النباۃ وحق النباۃ ان من اعتقد النبی او علی او اباہما وسمع  
فی کل عین وسمع کل مکالمات وسمع حاضری کل مکالمات  
لاجل کشف الظور وانشاف الوسیع لہ فی اوغفار الان فیہ مشاہد  
من ماسی لا یقدر یصلہ الا اللہ ثم و اعتقد المہدی درون علی هذا  
الایہ و استقل لا یدری فانیۃ او من مہدیۃ مرادہ و بشر کہ  
اللہ و جعل کلام غیاۃ لہ ذکر اشیر عیون و ثواب و الاجر علیہ  
جملہ و خفیۃ و الحیۃ و تبارک کلام و کلام و کلام و کلام  
سقط و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام و کلام





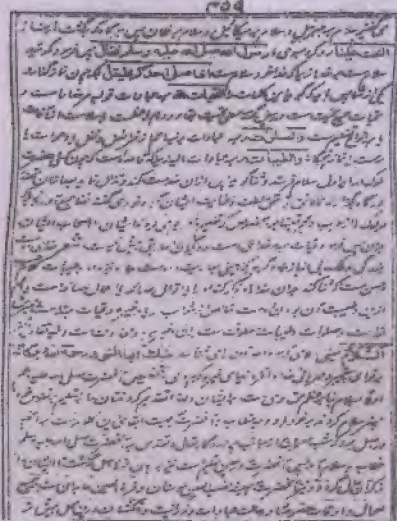


عقیدہ نمبر ۱۱ :- (نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں)

غیر مقلدین کے مجدد و اب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ہر آن اور ہر حال میں مومنین کے مرکز نگاہ اور عابدین کی آنکھوں کی شہنشاہ ہیں۔ خصوصاً عبادت کی حالت میں کیونکہ اس حالت میں انکشاف اور نورانیت زیادہ قوی اور شدید ہوتی ہے۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ تشہد میں ایہا النبی کا یہ خطاب ممکنات اور موجودات کی ذات میں حقیقت محمدیہ کے سراپت کرنے کے اعتبار سے ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھنے والوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھے اور آپ ﷺ کی اس حاضری سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب و معیت کے انوارات اور معرفت کے اسرار حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ (مسک الختام فی شرح بلوغ المرام ۲۵۹، ۲۶۰)

نوٹ:- مذکورہ حاضر ناظر کا عقیدہ رکھنے والے مذہب الہدیت کے بانی اور قابل قدر شخصیت ہیں جن کا تعارف عقیدہ نمبر ایک میں ملاحظہ فرمائیں۔



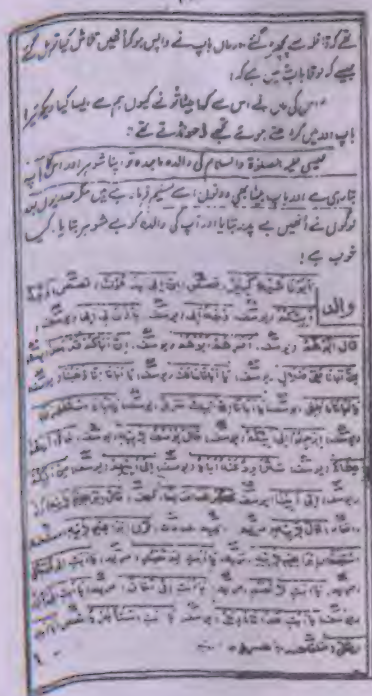
**عقیدہ نمبر ۱۲:-** (حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے) (نحوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم عنایت اللہ اثری صاحب لکھتے ہیں:

عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا  
بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں۔ مگر صدیوں بعد لوگوں نے انہیں بے پدر بتایا  
اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا کیا خوب ہے۔

(یحیون زمزم فی میلاد عیسیٰ بن مریم ص ۳۰ مصنف عنایت اللہ اثری)

نوٹ: اس عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے والد ثابت کیا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ  
السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے قرآن بھی بتایا ہے۔





**عقیدہ نمبر ۱۲:-** (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا گیا) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے مناظر ابوالکلیم اشرف سلیم صاحب لکھتے ہیں:

ہر نبی کو اللہ نے اس کی شان و مرتبہ کے مطابق معراج کرائی حضرت آدمؑ کو  
جنگل میں مقام توبہ پر معراج کرائی، حضرت نوحؑ کو جبل جودی کے مقام پر  
معراج کرائی حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں معراج کرائی، اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے  
معراج کرائی اور حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر معراج کرائی۔

(میزان الحکمین ص ۳۶ بحوالہ حدیث اور الحمد یت ص ۳۸)

قارئین اندازہ کیجیے کہ سلیبی اداکاری میں اشرف سلیم صاحب کس طرح ہر نبی کو معراج  
کرا رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ تو ہے کہ وہ سولی پر لٹکا دیے  
گئے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں میں سوائے غیر مقلدین کے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ اور انہوں نے یہ  
عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنا نام الحمد یت بھی ان سے ہی الاٹ کروایا  
تھا۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتے ہیں وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم (سورۃ النساء آیت  
نمبر ۱۵) ترجمہ: اور انہوں نے نہ تو ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے  
آگے۔





**عقیدہ نمبر ۱۶۔** (قبروں کا طواف اور مسجد کرنا کوئی شرک نہیں)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

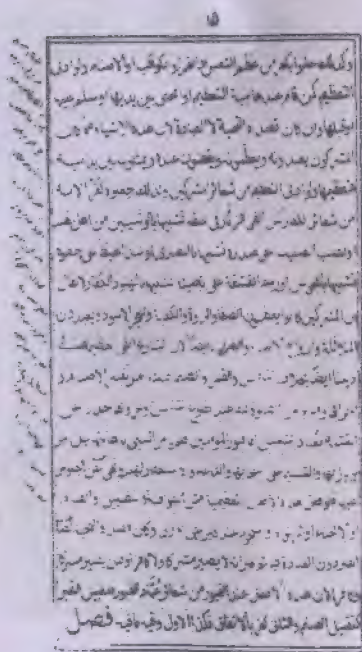
فلو فعل هذه الافعال التعظيمة مثل الطواف او التقيل او القيام

او الانحنا او الركوع او السجود عند قبر النبي او ولي و كان

قصده التحية لصاحب القبر دون العبادة فيائم غير انه لا يصير

مشرکاً ولا کافراً. (حدیث المہدی ص ۱۵)

ترجمہ: پس اگر یہ افعال تعظیم جیسے طواف کرنا یا بوسہ دینا یا قیام کرنا جھکنا یا رکوع کرنا یا سجدہ کرنا نبی کریم ﷺ یا کسی ولی کی قبر کے سامنے ہو۔ اور مقصد قبر والے کو سلام ہو عبادت نہ ہو تو شرک نہیں ہے ہاں صرف گنہگار ہوگا۔



فہمستی ربی ان انولف کتاب جامعاً للعقائد والاصول کہ میرے رب نے مجھے الہام کیا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں عقائد اور اصول ہوں۔ میں نے اس کا نام ہدیۃ الہدی اس لیے رکھا ہے تاکہ حضرت مہدی کیلئے یہ کتاب ہدیہ بنے۔

یاد رہے کہ اس کتاب میں تمام مسائل غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق لکھے ہوئے ہیں چنانچہ ایک نظر ملاحظہ فرمائیں۔ ہدیۃ الہدی کے صفحہ 4 پر لکھا ہے کہ ہم اہل حدیثوں کے صرف دو اصول ہیں۔ اور ص 3 پر تمام مقلدین کو بدعتی کہا ہے اور ص 102 پر مجتہدین کے اقوال کو اونٹوں کی لید اور گدھوں کی لید سے تشبیہ دی ہے اور یہی صاحب اپنی دوسری کتاب کنز الحقائق من فقہ خیر الخلق (جو کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب کنز الدقائق کے مقابلے میں لکھی گئی ہے) کے ص 20 پر چار رکعت نماز میں 10 جگہ نماز میں کندھوں تک رفع یدین کرنا اور جلسہ استراحت، اونچی آمین کہنا اور سینے پر ہاتھ باندھنے کو سنت لکھا ہے اور ص 18 پر اذان میں ترجیع اور اقامت میں ایثار کو مستحب لکھا ہے اور ص 15 پر پگڑی اور پتلی جرابوں پر مسح کو جائز اور ص 13 پر تیمم میں ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کیلئے اور ص 12 پر پانی میں وقوع نجاست سے تغیر احد الاوصاف نہ ہو تو وضو جائز لکھا ہے۔ اور ص 28 پر تین طلاق کے ایک ہونے کا قول اور ص 129 پر چھ اشیاء کے علاوہ ہر چیز میں سود کے جواز کا فتویٰ اور ص 51 پر عورت کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا جواز لکھا ہے اور یہ تمام کے تمام مسائل بانیان غیر مقلدین یعنی شمس العلماء شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن خان، وحید الزمان صاحب سے لے کر آج کے غیر مقلدین تک متفق علیہا ہیں اور برصغیر میں ان حضرات سے قبل کوئی بھی شخص ان مسائل کو اختیار کرنے والا نہ تھا اور نہ ہی کوئی ان مسائل پر عمل کر کے اپنے آپ کو المحدث کہلاتا تھا۔ اور آج بھی غیر مقلدین کے علاوہ برصغیر کا کوئی مسلمان ان مسائل کو نہیں مانتا ثابت ہوا کہ ہندوستان میں فرقہ غیر مقلدین کی داغ بیل ڈالنے والے یہی حضرات تھے لہذا آج کل کے بعض غیر مقلدین کا ان کو غیر مقلد نہ سمجھنا یہ ان کے ساتھ زیادتی



ہے جبکہ بنجیدہ اور احسان مند غیر مقلدین آج بھی اپنے ان محسنوں کو قدرومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ یہی وہ ان کے اکابر تھے جن کی دن رات کی انتھک محنتوں سے غیر مقلدین کو الحمد ریث نام الاثمت ہوا اور ہندوستان میں ان کے بقول عمل بالحدیث کی ترویج ہوئی۔ لہذا غیر مقلدین اپنے ان اکابرین کے عقائد پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اگر یہ آپ کے اکابر نہیں ہیں۔ تو پھر ان کو واضح طور پر کافر و مشرک و دجال و گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھ دیں۔

میری تمام سنی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ غیر مقلدین کے ان عقائد کو اچھی طرح پڑھیں اور ان کے ظاہری توحید کے نعرے سے دھوکہ نہ کھائیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

آمین

## عقیدہ نمبر ۱۷۔ (قبروں سے فیض حاصل کرنا)

نواب صدیق حسن صاحب قبروں سے فیوض پر اجماع ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

و در مسئلہ انفاع اولیاء از ارواح اولیاء و انبیاء بقدر من سب حال بدون

تقلید رسوم و بدعات رجال و اہل ضلال خود چنداں خلاف بیان

اہل علم ناست۔ (ناثر صدیقی ص ۱۲۸ ج ۴)

ترجمہ:- نواب صاحب کے فرزند علی حسن صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

اس مسئلہ میں ادا اس امر میں کہ ارباب صاحب دل و اولیاء و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

کی ارواح مقدسہ سے بغیر رسوم اور بدعات کے پابندی کے جو اصل ضلالت کا شیوہ

ہے اپنے کتاب حال فیض اٹھائیں تو اس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۲۸

صاحب



و نشان کہ انہی میں نہ نہ مست اور نہ مست ہو کہ جو نہ ساری کرب  
و نہ قصہ نہ مروت و دود و دنیا کی تین اور پاکستہ تین یہ سب  
عقیدہ مست  
۱۲۸۔ فتنہ بے قیود و بے دین و چودھویں حضرت اویا و انصار  
الغیر بیکسیر: دور و نجات جن سے شہر سے مزاج کو پوس  
حاجات و معصوم و بات بن غرض سے باطن سے باطن  
در طریقہ نقد شریعت محنت کی سدا کیجیو سے و شریعت حد  
جو ارمیت زیارت مرقد خیرین بن بنو نعلین سے جناب رحمت  
و تربیت معہ جناب رحمت مرقد خیرین بن بنو نعلین سے و تربیت  
اشرف و نور زیارت مرقد خیرین بن بنو نعلین سے و تربیت  
دین و نور و نور شرف و نور شرف اس مستندین  
انقلاب اولیاء و اولیاء و اولیاء و اولیاء و اولیاء و اولیاء  
و انبیاء و انبیاء و انبیاء و انبیاء و انبیاء و انبیاء و انبیاء  
بدون تقلید رسوم و بدعات کے روح مقدسہ سے بغیر رسوم  
و بدعات کے انہی میں نہ نہ مست اور نہ مست ہو کہ جو نہ ساری کرب  
و نہ قصہ نہ مروت و دود و دنیا کی تین اور پاکستہ تین یہ سب  
عقیدہ مست



نوٹ:- الحمد للہ اہل سنت والجماعت احناف کی مسلسل پیش قدمی کی وجہ سے دنیائے غیر مقلدیت آج اپنے دو اصولوں (صرف قرآن وحدیث) سے کنارہ کش ہو کر چار اصولوں پر آگئی ہے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بھی اہل سنت کی طرح چار اصول قرآن، سنت، اجماع، قیاس شرعی کو مانتے ہیں۔

آگیا ہے باتوں ہی باتوں میں مان جائے گا دو چار ملاحتوں میں

اگر چہ ڈوجے کو تنکے کا سہارا، اور مرتا کیانہ کرتا یہ اجماع اور قیاس کو ماننے کا محض زبانی دعویٰ کرنا بھی کافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کو مفید ہے کیونکہ میں رکعت تراویح پر اجماع امام نوویؒ نے کتاب الاذکار ص ۲۸۱ پر اور تپلی اوئی سوتی جرابوں پر صبح نہ کرنے پر علامہ ابن نجیمؒ نے البحر الرائق ص ۱۸۲ ج ۱ پر اور اسٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر علامہ ابن قیمؒ نے افکار المفہان ص ۲۳۳ ج ۱ پر نقل کیا ہے۔ اور تقریباً ۴۴ مسائل ایسے ہیں جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے لیکن غیر مقلدین اس کے منکر ہیں۔ لہذا اگر اجماع کے ماننے کا آج یہ دعویٰ کرتے ہیں تو قبروں سے فیوض پر اس اتفاق کو بھی مان لیں۔ یہ شرک کیوں بن گیا ہے۔

نیز نواب صاحب اپنے والد کی قبر کے بارے میں لکھتے ہیں۔

لا يزال يرى النور على قبره الشريف والناس يبنون كونه .

کہ آپ کی قبر شریف پر ہمیشہ نور رہتا ہے اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے تھے

(الراج المکمل ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

اور غیر مقلدین کے عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

قلت بهذا يدفع الشبهة التي اوردها القاصرون انه

كيف يمكن استحصال الفيوض والبركات و

برد القلب والانوار من ارواح الصالحاء بزيادة

(ہدیۃ المہدی ص ۶۳)

نورہم

میرا کہوں اس سے وہ شیعہ بھی دور ہو جاتا ہے جو بعض کم عقل

ترجمہ:

حضرات کمال سے سامنے آتا ہے کہ علماء کی قبور کی زیارت کر کے

ان کی لاش سے فیوض اور برکات اور انوار کا حصول کیسے ممکن ہو

۶۳

بقبر او موضع ثلثون فیہ اجزاء البسنت النبیوی متعلقان النبی را تم  
 لیلۃ الاسراء و ملی فاما یصلی فی خمر حر او فی البسۃ السادۃ  
 قال شیخنا اس حر او سمر الارواح حیث کانت قبل حلول  
 اجسادھا و قد سمع ابن العیون فیہ من اہل الاسافا و یمن کن  
 الروح فی عیدین احدی اجنۃ اودی البسۃ و یمن اتصالہ بالبدن بحیث  
 تدریجہ لسمع و تصل و تقرط بعد بدفع الشبہ النبی و رد الفاضل  
 انہ کیف یکن استفعال الغیض والبرکات و یزود الطیب والانس  
 من ارواح الصفاء و یزید فیہ ریحہ فان ارواحہم فی اعی علیہ  
 لان الروح لیس من جسم البسۃ و لیس اذا دخلت مکانہ لیس  
 ان لکن فی منیرہ ولی سلو قد من سر عہ لا سفل و اعلم انہ لیس  
 لہ العروج الی السماء و یتبرک و یرسل منہ و انہ لیس فی الارواح و یبصر و  
 یتفہد علیہ قلبہ و انہ لیس فی الارواح و یبصر و یتفہد علیہ قلبہ  
 و انہ لیس من عرۃ فلا یخلف منہ العرش علی فی الارواح و یبصر و  
 مکانہ فی وقت و بعد ما یسب الارجح الاصل الذی ہو فی ہذا  
 مکینہ بعد ان ہو حال الارواح بعد انہ لیس فی الارواح و یبصر و  
 یتمکد بالکائنات لا یطردو الفلسف و یطردو من الجسم  
 النہادی الحیط بالسطح الظاہر من الجسم و یمن و ین من ذلک  
 فصل لا یزمن کن ارواح المؤمنین فی قبورہم و ارواح الکافین  
 فی النار و فی منازلہم و متاعہم و انصافۃ النبی عن لہم



نوٹ :- وحید الزمان صاحب روحوں سے فیوض کے منکر کو بے وقوف کہہ رہے ہیں۔ اب غیر مقلدین  
 سنجیدگی سے غور کریں کہ کہیں انہوں سے فیوض کے انکار کی وجہ سے وہ بے وقوف تو نہیں بن گئے۔

نوٹ :- یہ عقیدہ الزماں اسی لکھا گیا ہے کہ موجودہ غیر مقلدین کے نزدیک قبروں سے فیوض کا عقیدہ  
 کفریہ اور شرکیہ ہے اس لئے ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑوں کا یہ عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہوگا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار





## عقیدہ نصیر ۱۹:- (حضرت مہدی کے زمانے میں رجعت ہوگی)

غیر مقلد عالم ملامین صاحب لکھتے ہیں:

من مات علی الحب الصادق امام العصر المہدی علیہ السلام  
ولم یدرک اوانہ اذن اللہ سبحانه ان یحبہ فیقرذ فیوذا عظیما فی

حضورہ من بخورہ فی نورہ وعلہ رجعة فی عہدہ علیہ السلام.

(دراسات الملیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب ص ۲۵۱ مصنف ملا مین مطبوعہ کراچی)

ترجمہ:- کہ جو شخص حضرت امام مہدی علیہ السلام کی کچی محبت پر فوت ہو گیا اور وہ امام کا زمانہ نہ پاسکا تو  
اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے یہ کہ (حضرت مہدی) اس کو زندہ کریں پھر وہ آپ کے حضور بڑی کامیابی  
پائے گا ان کے نور کی دھونی سے۔ اور یہ رجعت اگلے زمانے میں ہوگی۔

### دراسات الیب

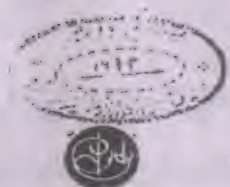
فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب

تحریر: الحاج الشکر الاسبیل مطبعہ عند المکتب بالمعین

عند المکتب الامین السندی المرقی ۱۱۶۱ھ

تیسرا طبع

عند مطبعہ السیال



قامت بشرما وطمہا

جنبۃ احیاء الادب السندی بکر الشی

THE SINDRI ADABI BOARD

Karachi

واللہ اعلم بہ بعض اعلیٰ العلم انہ قال من مات علی الحب  
صادق لامام العصر حبیبہ اسلام ولم یدرک اوانہ اذن اللہ سبحانه  
ان یحبہ فیقرذ فیوذا عظیما فی حضورہ من بخورہ فی نورہ وعلہ فی الرجعة  
فی عہدہ علیہ السلام یہ صحیح روایت ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ  
ما تحتہ المندرجہ نما سولت لہم انفسہم . واللہ اعلم من انی  
یشیر اللہ سبحانه من حیاء اللہ ربنا فی رسول اللہ صل اللہ علیہ  
وعلیٰ القاتلہ لفرال انعام السلام لفلان۔

مژدہ ایدل کہہ سبحا نفسی ی آید

کہ زاعاس خوشش یونی کسی ی آید

ملزاة اللہ تعالیٰ وراسلہ علیہ علی آلہ واصحابہ وجمعہ امین، قولہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فندد انہما" الخ لا یستبعد هذا محرم  
یشاہد من قرائن آحادہم الفلیدی علی ظن حصر الحق فی مقامہ حق  
فی نفس من قلوبہم یلم ان عدمہم یجزم بمقتضی جزم المصدق  
فی رسالہ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مخالفۃ الفلتت سببہم  
البتعلیۃ الی ان یقال "وہو عندہ نصرۃ اللہ" وعلی منہج  
ملا قدماً علی کتب النہایہ المنصوبۃ فی زماننا حیث لا یزالون فی  
منہج من فرق قول امامہم بقول مجتہد آخر بل یحدث صحیح بخلاف  
قولہ وایستحلال عرشہ عا نصیر "حجۃ" لھما اللہ المعتقدین لہم فی  
کرام آزاد قولہ "وہو" فی کل ما یقتدرہ علیہ وفک مدہم من  
تحریر الشریعۃ ولفانہم الخیال ان تقاصدا فی تدرہ عند مدہم

نوٹ:- یہ عقیدہ رجعت شیعوں کا عقیدہ ہے جو کہ باطل اور مردود ہے۔ لیکن غیر مقلدین کو بھی یہ عقیدہ  
پسند آگیا اس لیے انہوں نے بھی اختیار کر لیا ہے۔



اس عبارت میں نواب صاحب نہ صرف وحدت وجود کا اقرار کر رہے ہیں بلکہ اس کا غلط مطلب لینے والے یعنی اسے حلول کہنے والے کو نادان اور بیوقوف بھی کہہ رہے ہیں اور وحید الزمان صاحب نے ہدیۃ المہدی ص ۵۱، ۵۱ میں وحدت الوجود کو بالکل برحق تسلیم کیا ہے اور ۵۱ پر لکھا ہے کہ اس مسئلہ کا موجود شیخ ابن عربی تو اصول اور فروع کے لحاظ سے المحدث تھا۔ نیز شیخ ابن عربی کو غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی خاتم الولاية المحمدیہ (مجموعۃ کتبی کی ولایت ان ہی پر ختم ہے) جیسے معزز القاب سے نوازا ہے (الحیات بعد الممات ص ۱۲۳) اور نواب صدیق حسن صاحب شیخ ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں:

فجزاه الله عنا وعن سائر المسلمين جزاء حسنا وفاض علينا من النوارہ ، وکسانا من حلال اسرارہ ، وسقانا من حبا شرابه وحشرنا فی زمرة احبابه ، بجاه سيدنا صفياء وخاتم انبيائه .  
(الراج المسکون ص ۶۷ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

کہ اللہ ان کو جزاء دے ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزاء اور ان کے انوارات سے ہمیں مستفیض فرمائے اور ان کے اسرار و باطن کا لباس ہمیں پہنائے انکی شراب علم کی حرارت سے ہمیں سیراب فرمائیں ان کے احباب کے زمرے میں ہمارا حشر فرمائے۔ نبی کریم ﷺ کے مرتبہ اور مقام کے وسیلہ سے ہماری یہ دعا قبول فرمائے۔

اس عبارت سے فوت شدہ کا وسیلہ بھی ثابت ہو گیا جو کہ غیر مقلدین کے نزدیک شرکیہ عقیدہ ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو : ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نوٹ :- غیر مقلدین وحدت وجود کو صوفیاء کی ایک اصطلاح کی بجائے عقیدہ کا عنوان دیتے ہیں اور پھر اس کو کفر میہ اور شرکیہ عقیدہ کہتے ہیں۔ لہذا یہ لوگ غور کریں کہ ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑے اس عقیدے کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر و مشرک تو نہیں ہوتے؟

**عقیدہ نمبر ۲۰:-** (شیخ عبدالقادر جیلانی ماکان و مایکون جانتے ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم محمد یوسف جے پوری صاحب احناف مقلدین میں اولیاء اللہ کے نہ ہونے پر دلیل دیتے ہیں کہ:

”طبقات ابن رجب ص ۲۰۲ ج ۱ میں ہے کہ قیل للشیخ هل كان

الاولیاء علی غیر اعتقاد احمد بن حنبل فقال ماکان ولا یکون.

ترجمہ:- حضرت خیران پور سے پوچھا گیا جنہیں مذہب والوں کے سوا اور مذہب

میں کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا کہ نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہی ہوں گے۔

(حقیقۃ الفقہ ص ۱۸۳ مطبوعہ نعمان پبلشرز)

احناف کے ساتھ بغض و عناد میں ہوش ہی نہیں۔ اور یہ قرآن و حدیث کے کھوکھلے دعوے کرنے والوں نے بجائے قرآن و حدیث پیش کرنے کے ایک متروک و مردود قول سے جہاں مسلمہ حقیقت کا انکار کر دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کے لیے علم غیب مان لیا ہے۔ لیکن گرامی قدر قارئین غیر مقلدین احناف کے ساتھ حسد اور بغض میں ہر قسم کا غلط عقیدہ اپنانے کے لیے تیار ہیں۔ براہِ ترک تقلید کا کہ یہ انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچاتی ہے۔

غیر مقلدین چونکہ عام طور پر علماء دیوبند پر کفر و شرک کے فتوے کشف کرامات اور بعض احوال کی وجہ سے لگاتے ہیں اور ایسے واقعات اور عبارات کو علماء دیوبند کے عقائد کا دھواں دھاتے ہیں اس لیے ہم بطور الزام غیر مقلدین کے علماء کی چند ایسی عبارات پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:-

**عقیدہ نمبر ۲۱:-** (زندہ اور مردہ کو علم غیب)

مشہور غیر مقلد عالم عبدالجید سوحہ روی صاحب، قاضی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔



”حضرت قاضی صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے فضل کریم بن حاجی حیات محمد مالک خرم کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے کہا آج رات خواب میں میں نے وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے قاضی صاحب نے یہ بھی فرمایا وہ بہت نیک اور صالح آدمی تھے فلاں جگہ کے رہنے والے تھے ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا مہاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں یہاں تک کہ الکا نام اور پتہ بھی قاضی صاحب نے بتا دیا تھا۔

(کرامات الہدیہ ص ۸۳-۸۴)

خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری غیر مقلد (سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کتاب رحمۃ اللعالمین کے مصنف) کے پاس وہ بزرگ رات کو قبر سے آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ پہلے بھی کئی دفعہ آچکے ہیں لیکن ہم سے نہیں ملے تو قاضی صاحب نے میزبان کو اس قبر والے کا نام موت کا واقعہ اور علاقہ سب کچھ بتا دیا۔ شاباش یہ ہیں غیر مقلد کہ قبر میں پڑا ہوا بھی عالم الغیب ہے۔ بتا رہا ہے کہ آپ اتنی مرتبہ آئے اور میرے پاس نہیں آئے اور قاضی صاحب نے توحہ کردی کہ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتادی۔ غیر مقلد و بتاؤ آپ کے بڑے اگر ایسے عقیدے کے بعد بھی مسلمان تھے تو پھر آج مخلوق کیلئے علم غیب ثابت کرنے والوں کو کافر کیوں کہتے ہو۔

مشہور غیر مقلد مولانا غلام رسول صاحب کا واقعہ ہے۔

حاجی کرم الہی میاں سنگھ نے بیان کیا کہ میری شادی کے موقعہ پر میری والدہ کا زیور

گم ہو گیا جس جگہ رکھا تھا۔ بہت ہی اذقہ وہاں دیکھا لیکن کچھ پتہ نہ چلا اور جگہ بھی تلاش کیا لیکن بے فائدہ میری والدہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زیور کے گم ہونے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جاؤ جس جگہ رکھا تھا وہیں پڑا ہوا ہے میری والدہ نے پھر آکر دیکھا تو زیور اسی جگہ پڑا تھا۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۰۴-۱۰۵)

دوسرا واقعہ:- ایک حجام آپ (مولانا غلام رسول) کی حجامت کر رہا تھا۔ اس نے کہا حضرت میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے معلوم نہیں وہ کس جگہ ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ ایک ہی بیٹا ہے بہو جوان ہے دعا فرمادیں یا مجھ کو پڑھنے کے واسطے بتادیں کہ آ جاوے آپ خاموش رہے حجام کہتا ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کچھ پڑھتے ہیں۔ جب حجامت کرا چکے تو میں نے پھر عرض کی آپ نے فرمایا وہ تو گھر میں روٹی نمکین نخود کے ساتھ کھا رہا ہے جا کر دیکھو حجام کہتا ہے کہ میں آپ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گیا کیونکہ میں آپ کی کرامات بہت سی سن چکا تھا لہذا میرے دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ شاید میرا بیٹا آ گیا ہو۔ جب میں گھر گیا تو میرا بیٹا نخود کی روٹی کھا رہا تھا اس نے کہا میں سکھر ملک سندھ میں آنا گوئد رہا تھا پانی لینے کے واسطے باہر نکلا ہوں معلوم نہیں کیا ہوا مجھے کسی نے اٹھایا طرفہ العین میں یہاں اپنے گاؤں میں پہنچ گیا ہوں۔ میرا کل سامان اور اوزار وغیرہ سکھر میں پڑے ہوئے ہیں

(سوانح حیات ۱۰۷-۱۰۸)



نمبر ۲۲:-

(انسان کتابن گیا)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول کا واقعہ لکھا ہے:

کہ موضع مرالیوالہ میں ہمارا ایک رشتہ دار سلطان احمد نامی رہتا تھا بڑا استول آدمی تھا ان کا ہمسایہ ایک لوہار تھا جو نامی چور تھا یہ سلطان احمد صاحب نے میرے سامنے بیان کیا کہ میں نے مولوی صاحب کے آگے عرض کیا کہ میرے بچے یتیم ہیں رات بھر ہمارا ہمسایہ لوہار سونے نہیں دیتا وہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے کہ موقع بنے تو سب کچھ لوٹ لوں آپ نے کچھ پڑھنے کے لیے فرمایا اور کہا کہ پڑھ کر بے فکر ہو کر سو رہا کرو انشاء اللہ وہ کتاب بھونک بھونک کر خود ہی چلا جایا کرے گا تو ایسا ہی ہوتا رہا اس کے بعد مولوی (غلام رسول) صاحب جلد ہی فوت ہو گئے وہ لوہار خود بیان کرتا ہے کہ میں نے مولوی سلطان احمد کے گھر جا کر چار دفعہ نقب لگائی جب اندر جاتا تو کتے کی شکل ہو جاتی اور کتے ہی کی طرح بھونکتا ہوا باہر نکلتا۔ ایک دفعہ نقب لگا کر اندر گیا بیوی صاحبہ جاگ رہے تھے میری صورت مسخ ہوتی دیکھ کر کہا بھائی تیری صورت مسخ ہونے سے تعجب بھی آتا ہے لیکن جس کی زبان سے یہ کلمات نکلے ہیں اس کی زبان بھی سیف الرحمان تھی جو کچھ انہوں نے کہا وہ ضرور ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

سوانح حیات حضرت مولانا غلام رسول، نمبر ۱۳۷-۱۳۸، تالیف و تصنیف مولانا عبد القادر خلیف اکبر

حضرت مولانا مرحوم مطبوعہ فضل بکڈ پوار دو بازار گوجرانوالہ)

اگلے صفحہ پر عکس ملاحظہ کریں۔

۱۳۶

اور وہ بار بار بیان کرتا کہ میں نے سر سبز سلطان احمد کے گھر میں  
مذہب دینی نبی نہ رہا تو کتنے کیل جرحائی، نہ کہنے میں کہ  
چونکہ وہاں اس علی کا لقب دینا میں نے لکھا نہ رہا۔ یہ کہ  
مگر کہنے سے اس کی صورت میں دینی و غیر دینی جاتی ہے تو میں نے  
اسی جیسے ہے آپ کی آیت میں کہ لکھا ہے کہ جاتی ہے تو میں نے  
جیسے ہیں اس کی میں بھی جیسے رہتی تھی، جو کہ میں نے لکھا  
فرمودہ ہو، اور وہ بھی افسار نہ پڑا ہے کہ اس میں سے جرحائی  
میں سے وہ بات کیا انہوں نے لکھا اور شاید اس دن سے اس جرحائی  
میں سے ہو گیا۔

(۳۵)

وہ مذہب اور مذہب میں اس کے ہر سے کہ میں نے لکھا  
نہاں میں سے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے  
کی صورت میں حاضر ہوا کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے  
میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے  
میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے  
میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے

(۳۶)

میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے  
میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے  
میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے  
میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے  
میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے  
میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے کہ میں نے لکھا ہے



اس غیر مقلد مولوی غلام رسول صاحب کے القابات کتاب کے اوپر اس طرح لکھے ہیں عالم باعمل واعظ  
بے بدل حاجی حرمین شریفین مقبول دارین جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا غلام  
رسول۔

حاجی حرمین کے لقب سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ غیر مقلدین میں کچھ لوگ ایسے بھی  
ہیں جو حرمین شریفین میں گئے بغیر بھی حاجی ہیں۔

(موت پر اختیار)

عقیدہ نمبر ۲۳۔

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول قلعہ میاں سنگھ کا واقعہ ہے۔

حافظ غلام محمد صاحب ساکن سدہ ضلع شاہ پور ایک دن مولوی صاحب کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور مولوی صاحب کو دیکھ کر بہت روئے مولوی صاحب نے رونے کا  
سبب دریافت فرمایا حافظ صاحب نے بیان کیا کہ گاؤں کا نمبر دار مجھے سخت سزا ایذا





محترم قارئین غیر مقلدین کے اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق عقائد کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کے علماء کے چند عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

**عقیدہ نمبر ۲۶:-** (بعض صحابہ رضی اللہ عنہم) فاسق ہیں) نعوذ باللہ مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

المن كان مونا كمن كان فاسقا ومنه يعلم ان من الصحابه من هو فاسق كالوليدو مثله يقال في حق معاويه وعمر و ومغيره و سمره و معنى كون الصحابة عدو لا انهم صادقون في الرواية لا انهم معصومون (نزل الابرا من نقدا النبي المختار ص ۹۲ ج ۳)

ترجمہ:- کیا پس وہ شخص جو مومن ہو فاسق کی طرح ہے اور اسی سے معلوم ہوا کر بے شک صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے بعض وہ ہیں جو فاسق ہیں۔ جیسے ولید (بن عقبہ رضی اللہ عنہ) اور اسی طرح کہا جائے گا۔ معاویہ (بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) اور مغيرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) اور سمرہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور صحابہ کے عادل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ (نبی ﷺ) کی بات نقل کرنے میں صادق ہیں نہ یہ کہ وہ معصوم ہیں۔

غیر مقلدین کا صحابہ رضی اللہ عنہم و رضواعتہ کے متعلق یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کے صراحۃً خلاف ہے۔ اور شیعہ کی واضح ترجمانی ہے۔

اصل عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔











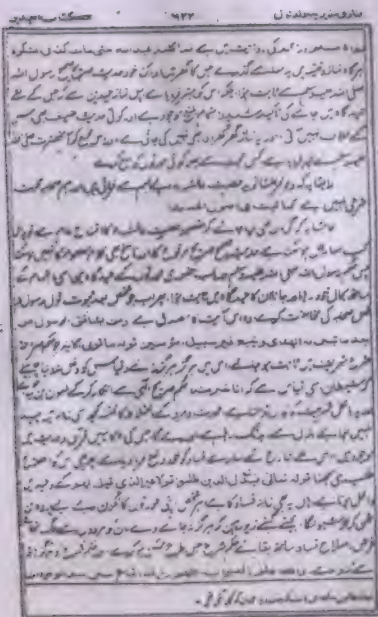
**عقیدہ نمبر ۲۹:-** (صحابی بات کوئی حجت نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے شیخ النکل فی النکل میاں نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

رابعاً یہ کہ لو فرضاً تو یہ حضرت عائشہؓ اپنے فہم سے فرماتی ہیں۔ اور فہم صحابہ حجت شرعی

نہیں ہے کما ثبت فی اصول الحدیث۔ بلقظہ

(فتاویٰ نذیریہ ص ۶۲۲ ج ۱ مطبوعہ نور اکیڈمی سرگودھا)



اور مشہور غیر مقلد نواب نور الحسن صاحب لکھتے ہیں:

در اصول متقرر شدہ کہ قول صحابی حجت نیست۔

(عرف المجادی من جنان ہدی الہادی ص ۱۰۱)

کہ اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ صحابی کا قول حجت نہیں ہے۔

ترجمہ:-















